

# اَیْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ

مسمیٰ بہ



در سنہ ۱۸۸۹

در مطبع ... واقع ...



رسالہ تحفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اس کتاب کو ساتھ نام اللہ کے جو فیض رسان ہے سب کا اور بخشنے والا ہے مومنوں کا

الحمد للہ رب العلمین و العاقبۃ للمتقین و

سب طرح کی ثنا خاص ہے اللہ کو جو پالنے والا عالموں کا ہے اور بھلا عاقبت ہے واسطے متقیوں کے

الصلوۃ علی المظہر الاتم محمد و الہ اجمعین

اور رحمت خدا کی اس مظہر اتم پر جس کا نام پاک محمد ہے اور اس کی سب آل پر

و بعد فیقول العبد المذنب المحتاج الی شفاعۃ

پھر کہتا ہے بندہ گنہگار حاجتمند شفاعت

النبی صلی اللہ علیہ و سلم الشیخ محمد مبارک

نبی کریم کا رحمت کرے خدا اس پر شیخ محمد مبارک

المشہور بابی سعید ابن الشیخ علی المعروف

مشہور ابو سعید بیٹا شیخ علی کا جو معروف ہیں

بفضل اللہ المخرمی السلمیا بن الشیخ رضی

بنام فضل اللہ مخرمی سلمے کے اور بیٹے ہیں شیخ

الدین ابی خالد ابن الشیخ مہران الطوسی

رضی الدین ابو خالد کے جو بیٹے ہیں شیخ مہران طوس سے کے

هذه نبذة من الکلمات فی علم الحقائق

یہ تھوڑے سے باتیں ہیں علم حقایق ہیں

جمعتها للولد الصالح الروحانی عبد القادر

جمع کیا ہے میں نے انکو واسطے بیٹے نیک روحانی عبد القادر

الجیلانی لیستنبه علی الحقیقة الجامعة بعون

جیلانی کے تاکہ آگاہ ہووے وہ حقیقت جامعہ کی مدد سے

فضل الله وکرمه وجعلت ثوابها لروح

خدا کے فضل اور کرم سے اور کیا ہے ثواب اس کا روح پاک

رسول الله صلی الله علیه وسلم وسمیتها

رسول خدا کو رحمت بھیجے خدا اسپر اور سلام اور نام رکھا ہے

بالتحفة المرسلة الی النبی صلی الله علیه

تحفہ مرسلہ جو تحفہ کہ رسول کریم کو میں نے بھیجا گیا ہے علیہ السلام

وسلم واسئل الله ان یبلغ ثوابها الیه

اور چاہتا ہوں خدا تعالے سے کہ پہونچاوے ثواب اسکا ان کو

علیه الصلوة والسلام انه علی کل شیء

جس پر درود اور سلام ہے کیونکہ خدا سب کاموں پر

قدیر وبالاجابة جدیر اعلموا اخوانی

قادر ہے اور قبولیت دعا کے لائق جان لو میرے بھائیو

ف طوس نام ہے ایک شہر کا خراسان [illegible] مراد ہے علم الحقائق سے علم تصوف [illegible] اور علم توحید [illegible]

ف [illegible]

ف [illegible]

ف [illegible]

أسعدك الله تعالى وإيانا إن الحق سبحانه

نیکی دیوے تمکو اللہ تعالے اور ہمکو بھی پاک اور بلند

وتعالى هو الوجود المطلق وإن ذلك

صرف وجود مطلق ہے اور یہہ بات کہ

الوجود ليس له شكل ولا حد ولا

اس وجود کو نہ شکل ہے اور نہ حد اور نہ

حصر ومع هذا ظهر وتجلى بالحد

اندازہ باوجود اسکے ظاہر ہوا اور تجلی کے حد

والشكل ولم يتغير عما كان عليه

اور شکل اور نہیں فرق آیا اسکی

عدم الشكل وعدم الحد الآن كما كان

بےشکلی اور بےحدی میں بلکہ ابتک ویسا ہی ہے جیسا تھا

وإن الوجود واحد والألباس مختلفة ومتعددة

اور یہہ بات کہ وہ وجود ایک ہے اور لباس اسکے رنگا رنگ اور بہت ہیں

وإن ذلك الوجود حقيقة جميع الموجودات

اور یہہ بات کہ وہ وجود اصل ساری جہان کا

وباطنها وإن جميع الكائنات لا يخلو عن ذلك

اور باطن اسکا ہے اور یہہ بات کہ سب جہان نہیں خالی اس

الوجود وإن ذلك الوجود ليس بمعنى التحقق و

وجود سے اور یہہ بات کہ وہ وجود بمعنے تحقق اور

الحصول لا انهما من المعاني المصدرية ليستا

حصول کی نہیں کیونکہ تحقق اور حصول دونو معانی مصدریہ سے ہیں اور

من الموجودين في الخارج فلا يطلق الوجود

یہ دونو خارج میں موجود نہیں ہیں پس نہیں بولا جا سکتا لفظ وجود

بهذا المعنى على الحق الموجود في الخارج تعالى عن ذالك

ان معنوں سے خدا پر کیونکہ خدا موجود ہے خارج میں بلند ہے رتبہ اسکا ایسے

علوا كبيرا بل عنينا بذلك الوجود الحقيقة

الفاظ سے نہایت اعلی بلکہ مراد رکھتے ہیں اس لفظ وجود سے ایک حقیقت

المتصفة بهذه الصفات اعني وجودها بذاتها

جو کہ ہو یہ صفتیں یعنے ہستی اصلی خود بخود ہو

ووجود ساير الموجودات بها وانتفاء عنها في

اور ہستی سب موجودات کی اس سے اور نہ ہونا اسکے سوا

الخارج وان ذالك الوجود من حيث انه لا

خارج میں اور یہ بات کہ وہ وجود از روئے ماہیت اور ذات کے نہیں

ينكشف لاحد لا يدركه العقل ولا الوهم ولا يحس

ظاہر ہوتا کسی پر اور نہ پا سکتے ہیں اسکو عقل اور نہ وہم اور نہ حواس

ولا ياتي في القياس لان كلهن محدثات والمحدث لا يدرك

اور نہیں آسکتا قیاس میں کیونکہ یہ سب محدث ہیں اور محدث محدث

الا المحدث تعالى ذاته وصفاته عن ذالك علوا كبيرا

کے سوا کچھ نہیں پا سکتا اعلی ہے ذات اور صفات اسکی ان باتوں سے نہایت ہی

ومن اراد معرفته من هذا الوجه وسعى

اور جو کوئی چاہے پہچان اس کی اس طرح اور کوشش کرے

فیه فقد ضیع وقته وان لذلک الوجود

اسمیں ضرور ضائع کریگا اوقات اپنی اور یہہ بات کہ اس وجود کے

مراتب کثیرة المرتبة الاولى مرتبة اللاتعین

مرتبے کئے ہیں پہلا مرتبہ لاتعین

والاطلاق والذات البحت لا بمعنى ان قید

اور اطلاق اور ذات بحت کا ہے یہہ معنے نہیں کہ قید

الاطلاق ومفهوم سلب التعین ثابتان فی تلک

اطلاق کے اور معنے سلب تعین کے پائے جاویں اس

المرتبة بل بمعنى ان ذلک الوجود فی تلک المرتبة

مرتبے میں بلکہ یہہ معنے ہیں کہ یہہ وجود اس مرتبے میں

منزه عن اضافة النعوت ومقدس عن کل

ہے نسبت نعتوں اور صفتوں سے اور پاک ہے ہر

قید حتى عن قید الاطلاق ایضا وهذه المرتبة

قید سے یہاں تک کہ قید لفظ اطلاق سے بھی پاک ہے اور اس مرتبہ

تسمى بالمرتبة الاحدیة وهی کنه الحق سبحانه

کا نام مرتبہ احدیت ہے اور یہہ کنہ خدا پاک

تعالى ولیس فوقها مرتبة اخرى بل

اور بلند کی ہے اور نہیں اس کے اوپر کوئی مرتبہ بلکہ

كُلُّ المَرَاتِبِ تَحْتَهَا وَالمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ

سب مرتبے اسکے نیچے ہیں اور مرتبہ دوسرا

مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ الأَوَّلِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ

مرتبہ تعین اول کا ہے اور اس سے مراد ہے

عِلْمِهِ تَعَالَى لِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَجَمِيعِ

جان لینا خدا تعالے کا ذات اور صفات اور تمام

المَوْجُودَاتِ عَلَى الطَّرِيقِ الإِجْمَالِ مِنْ

موجودات کو بطور اجمال کے یعنی اکٹھا ہے

غَيْرِ امْتِيَازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ

جس سے ایک دوسرے میں فرق نہ ہو

وَهٰذِهِ المَرْتَبَةُ تُسَمَّى بِالوَحْدَةِ

اور اس مرتبہ کا نام وحدت

وَالحَقِيقَةِ المُحَمَّدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور حقیقت محمدی ہے رحمت کرے خدا انپر

وَسَلَّمَ وَالمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ

اور سلام اور تیسرا مرتبہ تعین

الثَّانِي وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهِ تَعَالَى

ثانی کا ہے اور اس سے مراد ہے جان لینا خدا تعالیٰ کا

لِذَاتِهِ وَصِفَاتِهِ وَجَمِيعِ المَوْجُودَاتِ

ذات اور صفات اپنی کو اور سب موجودات کو

على الطريق التفصيل وامتياز بعضها

جدا جدا اور ایک دوسرے

عن بعض وهذه المرتبة تسمى بـ

بین فرق کرکے اور اس مرتبہ کا نام

الواحدية والحقيقة الانسانية

واحدیت اور حقیقت انسانیہ ہے

فهذه ثلث مراتب كلها قديمة والتقدم

اور یہ تینوں مرتبے قدیمی ہیں اور انکا

والتأخر عقلي لا زماني والمرتبة

آگے پیچھے ہونا صرف عقلی ہے زمانی نہیں اور مرتبہ

الرابعة مرتبة الارواح وهي عبارة

چوتھا ارواح کا ہے اور یہ مراد ہے

عن الاشياء الكونية المجردة البسيطة

ایسی شیئوں سے جو عالم کونی ہیں اور مجرد غیر مرکب

التي ظهرت على ذواتها وعلى امثالها والمرتبة

ہیں جو کہ ظاہر ہوئی ہیں اپنے آپ پر اور اپنے جیسوں پر اور مرتبہ

الخامسة عالم المثال وهي عبارة عن الاشياء الكونية

پانچواں عالم مثال کا ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المركبة اللطيفة التي لا تقبل التجزي ولا التبعيض

مرکبہ لطیفہ سے جو نہ ٹکڑے ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جدا اور نہ

الخرق والالتیام والمرتبۃ السادسۃ مرتبۃ

پھٹتے ہیں اور نہ پیوند ہو سکتے ہیں اور مرتبہ چھٹا

عالم الاجسام وھی عبارۃ عن الاشیاء الکونیۃ

عالم اجسام ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المرکبۃ الکثیفۃ التی تقبل التجزی والتبعیض

مرکبہ کثیفہ سے جو ٹکڑی ٹکڑی ہو سکتی ہیں اور جدا جدا ہیں

والمرتبۃ السابعۃ مرتبۃ الجامعۃ لجمیع المراتب المذکورۃ

اور مرتبہ ساتواں جامعیت مراتب مذکورہ کا ہے

الجسمانیۃ والنورانیۃ الروحانیۃ

کیا جسمانی کیا نورانی کیا روحانی

والوحدۃ والواحدیۃ وھو التجلی

کیا وحدت کیا واحدیت اور وہ تجلی

الاخیر واللباس الاخیر وھی الانسان

پچھلا ہے اور لباس آخر کا ہے جس کو انسان کہتے ہیں

فالاولی منھا ھی مرتبۃ اللاظھور والستۃ

پہلا ان میں سے مرتبہ لاظہور کا ہے اور مرتبہ

الباقیۃ منھا ھی مراتب الظھور الکلیۃ

باقی ان میں سے مراتب ظہور کلیہ کے ہیں

والاخیرۃ منھا اعنی الانسان

اور مرتبہ آخر ان میں سے جو انسان ہے

ف اول سے مراد مرتبہ [illegible]

[illegible]

إذا عرج ظهر فيه جميع مراتب المذكورة مع

جب حصول کمال میں عروج کرے تو ظاہر ہو جاوین اس میں سب مراتب جو ذکر ہوچکے

انبساطها فيقال له الإنسان الكامل

اپنے اپنے پھیلاو کے تو اسکو انسان کامل کہتے ہیں

والعروج والانبساط على الوجه الأكمل

اور عروج کمالات اور پھیلاو سب مراتب کا اچھی طرح پورا

كان في نبينا صلى الله عليه وسلم ولهذا كان صلعم خاتم

ہمارے نبی علیہ السلام میں رہا اسی واسطے علیہ السلام خاتم

النبيين وان اسماء مراتب الالوهية

النبیین ہے اور یہ بات کہ جو اسماء مراتب الوہیت کے ہیں

لا يجوز اطلاقها على مراتب الكون و

نہیں جائز لانا انکا مراتب کونی اور

الخلق وكذا لا يجوز اطلاق مراتب

خلقی پر اور اسیطرح نہیں درست بولنا مراتب

الكوني والخلق على مراتب الالوهية

کونی اور خلقی کا مراتب پر

فإن لذلك الوجود كمالين احدهما

اور یہ بات کہ اس وجود میں دو طرحکے کمال ہے ایک

كمال ذاتي وثانيهما كمال اسمائي

کمال ذاتی اور دوسرا کمال اسمائی

[illegible]

أمّا الكمال الذاتي فهو عبارة عن ظهوره

جو کمال ذاتی ہے وہ مراد ہے ظہور حق

تعالى على نفسه بنفسه في نفسه لنفسه بلا

تعالے سے اپنے آپ پر خود بخود اپنے آپ میں اپنے لئے بدون

اعتبار الغير والغيرية والغناء المطلق

لحاظ غیر اور غیریت کے اور غنا مطلق

لازم بهذا الكمال ومعنى الغناء

لازم ہے اس کمال کو اور معنی غنا کی

المطلق مشاهدته تعالى في نفسه جميع

مطلق کے دیکھنا خدای تعالے کا اپنے آپ میں سب

الشئون والاعتبارات الالهية والكيانية

شانون اور اعتبارون کا ہے خواہ الہیہ ہوں یا کونیہ

مع احكامها ولوازمها ومقتضياتها على

مع احکام اور لوازم اور مقتضیات انکے کے

وجه كلي جملي لاندراج الكل في

بطور کلیت اور اجمال کے بسبب مندرج ہونے ان سب کے

بطونه ووحدته كاندراج جميع الاعداد في

بطون ذات میں اور بسبب وحدت اسکی کے جیسی کہ مندرج ہوتے ہیں

الواحد العددي وانما سميت غناء مطلقا

تمام اعداد واحد عددی میں اور اس لئے نام رکھا گیا اسکا غنائی المطلق

لانہ تعالی بھذہ المشاھدۃ مستغنی عن

کہ خدائے تعالی کے سبب اس مشاہدہ کی مستغنی ہے

ظھور العالم علی وجہ التفصیل لا حاجۃ

ظہور عالم سے جو بطور تفصیل ہو نہیں حاجت

لہ فی حصول المشاھدۃ الی العالم وما فیہ

اسکو اس مشاہدہ کی حصول میں جہان اور جہان کی چیزوں کے

لان مشاھدۃ جمیع الموجودات حاصلۃ

کیونکہ مشاہدہ سب موجودات کا حاصل ہے

لہ تعالی عند اندراج الکل فی بطونہ و

اسکو بسبب مندرج ہونے کل کے اس کے بطون اور

وحدتہ وھذہ المشاھدۃ تکون شھودا

وحدت میں اور یہ مشاہدہ کہلاتا ہے شہود

غیبیا علمیا کشھود المفصل فی المجمل

غیبی علمی مثل شہود مفصل کے مجمل میں

والکثیر فی الواحد والنخل مع الاغصان

اور شہود کثیر کے واحد میں اور مثل شہود درخت اور شاخوں کا

والوانھا فی النواۃ الواحدۃ واما الکمال

اور پھل اور پھول وغیرہ کے ایک گٹھلی میں اور وہ کمال

الاسمائی فھو عبارۃ عن ظھورہ تعالی

اسمائی مراد ہے ظہور خدا سے برتر کے

[illegible]

مولوی محمد رکن الدین صاحب مرحوم

تفسير وشهود ذاته في التعينات الخارجية

یعنی آپ پر اور شہود اسکی ذات کے بیچ تعینات خارجیہ میں

اعني العالم وما فيه وهذا الشهود يكون

جو جہان اور اسکی چیزیں ہیں اور یہی شہود ہے

شهودا اعيانيا وجوديا كالشهود المجمل

شہود اعیانے وجودی مثل شہود مجمل کے

في المفصل والواحد في الكثير والنواة في

مفصل میں اور شہود واحد کے کثیر میں اور شہود تخم کے

الشجرة وتوابعها وهذا الكمال الاسمائي

درخت اور بعد اسکی شاخوں وغیرہ میں اور یہ کمال اسمائی

من حيث التحقق والظهور موقوف على

باعتبار تحقق اور ظہور کے موقوف ہے

وجود العالم وما فيه لان

یعنی عالم اور ما فیہا پر کیونکہ

معناه السابق لا يحصل الا بظهور

وہ معنی اسکے جو ذکر ہوئے ہیں حاصل ہو سکتے بدون ظہور

العالم على وجه التفصيل وان

عالم کے جو بطور تفصیل ہو اور یہ بات

ذلك الوجود ليس بحاصل في الموجودات

کہ وہ وجود نہ موجودات میں کھینے والا ہے

وَلَا مُتَّحِدًا بِهَا لِاسْتِحَالَةِ الْحُلُولِ وَالْاِتِّحَادِ

اور نہ اسمیں ملکے ایک ہوجانیوالا کیونکہ گھسنے اور ایکجا ہونیکے لئے

لِأَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُمَا مِنَ الْوُجُودَيْنِ حَتَّى يَحُلَّ

ضرورت دو وجود کے ہونیکی ہے تاکہ ایک

أَحَدُهُمَا فِي الْآخَرِ أَوْ يَتَّحِدَ أَحَدُهُمَا

دوسرے میں گھس سکتا ہے اور یا ہو جائے ایک دوسرے میں

بِالْآخَرِ وَالْوُجُودُ وَاحِدٌ لَا تَعَدُّدَ لَهُ

مل سکتا ہے حالانکہ وجود ایک ہی ہے بہت نہیں ہیں

أَصْلًا وَإِنَّمَا التَّعَدُّدُ فِي الصِّفَاتِ عَلَى

اور جو بہت نظر آتے ہیں وہ تعدد صفات میں

مَا يَشْهَدُ بِهِ ذَوْقُ الْعَارِفِينَ وَوِجْدَانُهُمْ

اسیطرح گواہی دیتا ہے ذوق عارفونکا اور وجدان انکا

وَأَنَّ الْعُبُودِيَّةَ وَالتَّكَالِيفَ وَالرَّاحَةَ

اور یہ بات کہ بندگی اور تکلیفیں اور راحت

وَالْعَذَابَ وَالْآلَامَ ... رَاجِعَةٌ

اور عذاب اور ...

إِلَى الْمُتَعَلِّقَاتِ وَأَنَّ ذَاتَ الْوُجُودِ بِاعْتِبَارِ

... ہیں اور ... وہ وجود باعتبار

الْإِطْلَاقِ مُنَزَّهٌ عَنْهَا

... اطلاق ... ہے ... سے

الاشیاء کلّها وانّ ذلک الوجود محیط بجمیع

باتوں سے اور یہ بات کہ وہ وجود حاوی ہے

الموجودات کاحاطۃ الملزوم باللوازم و

سب موجودات پر مثل احاطہ ملزوم کے لوازم پر اور

الموصوف بالصفات لاکاحاطۃ الظرف

احاطہ موصوف کے صفات پر نہ مانند احاطہ ظرف کی

بالمظروف او الکل بالجزء تعالی عمّن

مظروف پر یا احاطہ کل کی جزو پر علیحدہ ہے ایسے

ذلک علوا کبیرا وانّ ذلک الوجود کما

باتوں سے ذات بزرگ خدا کی اور یہ بات کہ وہ وجود جیسے طرح

انّہ باعتبار محض اطلاقہ ساری فی ذوات

باعتبار صرافت اطلاق کے ساری ہے ذوات

جمیع الموجودات بحیث یکون ذاک

جمیع موجودات میں یہانتک کہ ہے

الوجود فی تلک الذوات عین تلک الذوات

وجود ان ذاتوں میں عین ان ذاتوں کا ہے

کما کانت تلک الذوات قبل الظہور فی

اسیطرح یہ ذاتیں ظہور سے پہلے

تلک الوجود عین ذالک الوجود کذلک

اس وجود میں عین وجود کا تہیں اسیطرح

الصفات الكاملة لذلك الوجود باعتبار

صفات کاملہ اس وجود کے اعتبار

كليتها واطلاقها سار في جميع الموجودات

کلیت اور اطلاق کے ساری ہیں تمام موجودات میں

الموجودات بحيث تكون تلك الصفات

چنانچہ یہ صفات کاملہ

الكاملة في ضمن صفات الموجودات عين

ضمن صفات موجودات میں عین

صفات الموجودات كما كانت

صفات موجودات کے ہیں جیسے کہ

صفات الموجودات قبل الظهور

صفات موجودات کے ظہور سے پہلے

في تلك الصفات الكاملة عين تلك

ان صفات کاملہ میں عین ان

الصفات الكاملة وان العالم بجميع

صفات کاملہ کے ہیں اور یہ بات کہ عالم

اجزائه اعراض والعروض هو الموجود

سب اجزا اعراض ہیں اور معروض صرف وہی وجود ہے

وان للعالم ثلث مواطن احدها

اور یہ بات کہ اس عالم کے تین موطن ہیں پہلا

التعین الاولی ویسمی فیه شئونا و

تعین اول اور اس مواطن میں نام عالم کا شیون تھا

ثانیها التعین الثانی ویسمی فیه اعیانا

دوسرا تعین ثانی اور کہیں نام اسکا اعیان

ثابتة وثالثها فی الخارج ویسمی

ثابتہ تھا تیسرا خارج میں کہیں

فیه اعیانا خارجیة وان الاعیان

اعیان خارجیہ کہلاتا ہے اور بیشک ان اعیان

الثابتة ما شمت رائحة الوجود

ثابتہ نے بو وجود کی بھی نہیں سونگھی

وانما الظاهر احکامها و

اور جو ظاہر ہوتا ہے صرف احکام اور

آثارها وان المدرك فی كل شیء هو

آثار ان کے ہیں اور جو ادراک کیا جاتا ہے ہر شے میں وہ

الوجود وبواسطته یدرك ذلك

وہی وجود ہے اور اسی کے ذریعے سے وہ شے ادراک میں آتی ہے

الشیء كالنور بالنسبة الی سائر

آل شے جیسے کہ نور نسبت تمام

الالوان والاشكال ولاجل دوام الشهود

رنگوں اور شکلوں کے اور سبب ہمیشہ

حاصل یہ ہے کہ حقیقت الوان کی وجود نہیں رکھتی بلکہ بسبب شعاع نور وہ بھی رنگ نظر آتی ہیں [illegible]

وَشَيْءٌ لَا يَعْلَمُ هٰذَا الْإِدْرَاكَ

اور نہیں اسکو اس ادراک کو سوائے

إِلَّا الْخَوَاصُّ وَأَنَّ الْقُرْبَ قُرْبَانِ قُرْبُ

خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا اور یہہ بات کہ قرب دو طرح کا ہوتا ہے

النَّوَافِلِ وَقُرْبُ الْفَرَائِضِ أَمَّا قُرْبُ النَّوَافِلِ

ایک قرب نوافل اور دوسرا قرب فرائض قرب نوافل اسکو

فَهُوَ زَوَالُ الصِّفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَظُهُورُ صِفَاتِهِ

کہتے ہیں کہ صفات بشریہ سب دور ہو جاویں اور صفات ربانی

تَعَالَى بِأَنْ يُحْيِيَ وَيُمِيتَ بِإِذْنِهِ تَعَالَى وَ

ظاہر ہو آویں اور زندہ کر سکے اور مار سکے خدا کے حکم سے اور

يَسْمَعُ وَيُبْصِرُ مِنْ جَمِيعِ جَسَدِهِ لَا مِنَ الْأُذُنِ

سن سکے اور دیکھ سکے سب جسم اسکا صرف کان

وَالْعَيْنِ فَقَطْ وَكَذَا يَسْمَعُ الْمَسْمُوعَاتِ مِنَ

اور آنکھوں سے ہی نہیں اور اسیطرح سن سکے آواز کو

الْبَعِيدِ وَعَلَى هٰذَا الْقِيَاسِ وَهٰذَا يُسَمَّى فَنَاءُ

دور سے اور سب صفات بھی ایسی ہی ہو جاویں اور یہہ [illegible]

الصِّفَاتِ فِي صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ ثَمَرَةُ النَّوَافِلِ

اپنی صفات کو صفات ربانی میں فنا کرنا ہے اور یہہ ثمرہ نوافل کا ہے

وَأَمَّا قُرْبُ الْفَرَائِضِ فَهُوَ فَنَاءُ الْعَبْدِ بِالْكُلِّيَّةِ

اور قرب فرائض اسکو کہتے ہیں کہ بندہ بالکل فنا ہو جاوے

[illegible]

عن شعور جميع الموجودات حتى عن

شعور جمیع موجودات سے یہاں تک کہ

نفسه أيضا بحيث لم يبق في نظره إلا وجود

اپنے آپ سے بھی اس حد تک کہ کچھ باقی نہ رہے اس کی نظر میں

الحق سبحانه وتعالى هذا معنى فناء

سوائے وجود خدا پاک کے یہی معنی ہیں فنا بندہ کی

العبد في الله تعالى وهو ثمرة الفرائض

ذات ربا سے ملنے میں اور یہ نتیجہ فرائض کا ہے

والثاني من الفرق أي توحيد الوجود من

اور یہ بات کہ ایک فرقہ ایک توحید وجودیا وہ ہے جو

يعلم أن الحق سبحانه وتعالى حقيقة

علم الیقین سے جانتا ہے کہ خدائے پاک حقیقت

جميع الموجودات ظاهرها وباطنها

سب موجودات کی ہے کیا ظاہر میں کیا دم باطن میں

علما يقينا ولكن لا يشاهد الحق سبحانه

لیکن دیدار خدائے پاک کا

وتعالى في الخلق ومنهم من يشاهد الحق

خلق میں نہیں کر سکتا اور ایک فرقہ وہ ہے جو دیکھتا ہے

في الخلق شهودا بالقلب وهذه المرتبة

خدا کو خلق میں دیدار قلبی سے اور یہ مرتبہ



اَوْلٰی وَاَعْلٰی مِنَ الْمَرْتَبَۃِ الْاُوْلٰی کَشُھُوْدِ

چنگا اور بڑا ہے پہلے مرتبہ سے اور اینکہ فرقہ وہ

مَنْ یُشَاھِدُ الْحَقَّ فِی الْخَلْقِ وَالْخَلْقَ فِی الْحَقِّ

ہے جو دیکھتا ہے خدا کو خلق میں اور خلق کو خدا میں

بِحَیْثُ لَا یَکُوْنُ اَحَدُھُمَا مَانِعًا عَنِ الْاٰخَرِ

اسطرح کہ ایک کا دیدار دوسرے کے دیدار سے مانع نہووے

وَھٰذِہِ الْمَرْتَبَۃُ الْاَخِیْرَۃُ اَوْلٰی وَاَعْلٰی مِنَ

اور یہہ مرتبہ پچھلا چنگا اور بڑا ہے

الْمَرْتَبَتَیْنِ السَّابِقَتَیْنِ وَھِیَ مَقَامُ الْاَنْبِیَاءِ

پہلے دونوں مرتبوں سے اور یہہ مقام انبیا کا ہے

وَالْاَقْطَابُ بِمُتَابَعَتِھِمْ وَمِنْ کَمَالٍ اَنْ

اور قطبوں کا بسبب متابعت انبیا کے اور بڑا پہنچنا

یَحْصُلَ الْمَرْتَبَۃُ الْمُتَوَسِّطَۃُ مِنْ تِلْکَ الْمَرَاتِبِ

ہوسکے مرتبہ بیانہ ان تینوں میں سے

الثَّلٰثِ لِمَنْ خَالَفَ الشَّرِیْعَۃَ وَالطَّرِیْقَۃَ فَضْلًا

جو حق الیقین ہے اس شخص کو جو مخالف شریعت اور طریقت کا ہو

عَنِ الْمَرْتَبَۃِ الْاَخِیْرَۃِ الَّتِیْ ھِیَ اَعْلٰی مِنْھَا

پھر کیونکر حاصل ہوسکے مرتبہ اخیر جو بڑا ہے اور سب

سِوَاھَا مِنَ الْمَرْتَبَتَیْنِ وَاِنَّ جَمِیْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ

مرتبوں سے اور یہہ بات کہ سب موجودات

من حیث الوجود عین سبحانہ تعالی و

از روئے وجود کے عین خدائے پاک کی ہے اور

من حیث التعین غیر الحق سبحانہ وتعالی

از روئے تعین کے غیر خدا پاک سے

والغیریۃ اعتباریۃ واما من حیث تحققہ

اور یہہ غیریت بھی صرف اعتباری ہے اور از روئے تحقق کے

فالکل ھو الحق سبحانہ تعالی ومثالہ

سب کے سب خدا پاک ہے ہیں اور مثال اسکی

الحباب والموج وکوز الثلج فان کلھن

حباب اور موج اور کوزہ برف ہے کیونکہ یہہ سب

من حیث تحققہ عین الماء ومن حیث التعین

از روئے تحقق کے عین پانیکا ہیں اور روئے تعین کے

غیر الماء وکذا السراب من حیث تحققہ عین

غیر پانی کے اور اسیطرح سراب از روئے تحقق کے عین

الھواء ومن حیث التعین غیر الھواء والسراب ھواء

ہوا ہے اور از روئے تعین کے غیر ہوا کا اور سراب ایک ہوا ہے

ظھر بصورۃ الماء فی الحقیقۃ والدلائل الدالۃ

جو پانی کی صورت میں ظاہر ہوئی حقیقت میں اور دلیلیں دالہ

علی وحدۃ الوجود لکثیرۃ واما من القران فقولہ

وحدت وجود پر بہت ہیں سو جو قران میں سے ہیں ایسی یہہ قول خدا کا

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اور خدا ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ کرو ادھر ہی ذات

اللّٰهِ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَهُوَ

خدا کی ہے اور ہم بہت نزدیک ہیں بندہ کی جان شاہرگ سے بھی اور

مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

خدا ساتھ تمہارے ہے جہاں رہو تم اور ہم نزدیک تر ہوں بندہ کے تم

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

سے پر تم نہیں دیکھ سکتے وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں تجھ سے ای محمد وہ بیعت

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ هُوَ الْاَوَّلُ

ضرور وہ بیعت کرتے ہیں خدا کی خدا کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے وہی اول ہے

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

وہی آخر ہے اور وہی ظاہر اور وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب

عَلِيْمٌ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَاِذَا

جانتا ہے اور وہ تمہیں میں ہے کیا تم نہیں دیکھ سکتے اور جب

سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ وَمَا رَمَيْتَ

پوچھیں تجھ سے ای محمد بندے میرے کہ خدا کہاں ہے تو کہہ دے کہ میں نزدیک ہوں

اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

اور نہیں پھینکی تو نے جب پھینکی لیکن خدا نے پھینکی اور ہے خدا

شَيْءٍ مُّحِيْطًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيٰتِ الْكَرِيْمَةِ

اور خدا ہر شے پر محیط ہے اور بہت آیات کریمہ ہیں اسی طرح کی

وَأَمَّا مِنْ أَقْوَالِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْدَقُ

اور اقوال حضرت میں سے جو کہ تین ہیں ایک ان میں سے بہت سچا

كَلِمَةٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا

کلمہ جسکو عرب نے کہا ہے یہہ قول لبید کا ہے کہ

كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ وَقَوْلُهُ صَلْعَمْ

ہر شے سوائے ذات خدا کے باطل ہیں اور یہہ قول حضرت کا

إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ الصَّلَاةَ فَإِنَّمَا يُنَاجِي

کوئی تم سے جب کھڑا ہوتا ہے نماز کو تو سرگوشی کرتا ہے

رَبَّهُ فَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَقَوْلُهُ

وہ اپنے خدا کو سو ہر دو خدا اسکا اسکے اور قبلے کے بیچ میں ہوتا ہے اور

صَلْعَمْ لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ

یہہ قول حضرت کا ہمیشہ بندہ میرا میرے نزدیک ہوتا ہے ذریعہ نوافل کے

حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي

یہاں تک کہ میں اسکو اپنا پیارا جانتا ہوں اور جب میں پیار کرتا ہوں تو ہو جاتا ہوں کان اسکے

يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّذِي

جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھیں اسکی جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ اسکے

يَبْطِشُ بِهَا وَلِسَانَهُ الَّذِي يَنْطِقُ بِهِ وَرِجْلَهُ

جس سے وہ پکڑتا ہے اور زبان اسکی جس سے وہ بولتا ہے اور پاؤں اسکے

الَّذِي يَمْشِي بِهِ فَبِي يَسْمَعُ وَبِي يُبْصِرُ وَ

جس سے وہ چلتا ہے پس گویا میری ساتھ ہی سنتا ہے اور میرے ساتھ دیکھتا ہے اور

فی لیشتی الی غیر ذلک وقولہ صلعم ان اللہ

میرے ساتھ ہی چلتا ہے آخر حدیث تک اور یہ قول حضرت کا کہ ان

یقول مرضت ولم تعدنی الی آخرہ وروی

خدا کہتا ہے کہ میں مریض ہوا اور تو نے عیادت نہ کی آخر حدیث تک اور روایت کی

الترمذی فی حدیث طویل والذی نفس

ترمذی نے ایک بڑی لمبی حدیث میں کہ قسم ہے اس خدا کی جسکے

محمد بیدہ لو انکم دلیتم بحبل الی الارض

قبضہ میں ذات محمد کی ہے کہ اگر تم ڈالو رسے زمین پر

لہبط علی اللہ تعالی ثم قرء علیہ السلام

تو پڑیگے خدا تعالی پر پھر پڑھے حضرت نے یہ آیت کلام اللہ

ھو الاول والاخر والظاھر و

کہ وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور

الباطن وھو بکل شیء علیم الی

وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب جانتا ہے اور لیے

غیر ذلک من الاحادیث الصحیحۃ

ہی بہت حدیثیں صحیح ہیں

وقال علی المرتضی رضی اللہ عنہ

اور فرمایا ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے

الوحدۃ اسقاط الاضافات وما قال

کہ وحدت دور کر دینا نسبتوں کا ہے اور جو قول

حضرت مولوی محمد رکن الدین اور سلیم ثوہ

المتعلقة بالله سبحانه الاول الاعلى

بزرگوں کی خدا کی طرف جو تعلیم ہے دلیلوں کی جو وحدت وجود پر

وحدة الوجود فانه كثيرا بحيث لا يأتي

دلالت کرتی ہیں وہ نہایت ہی بہت ہیں اسقدر کہ

في العدد والحصر ولكن الفوا وكرها وان

گنتی اور شمار میں نہیں آسکتیں اسیواسطے میں نے انکو ذکر نہیں کیا

فعليك بمطالعة كتبهم يجدان شاء الله

تو انکے کتابیں پڑھو ضرور انکو پاوگی اگر خدا نے چاہا

كما لي ايها الطالب ان اردت الوصول الى الله

اے طالب اگر تو چاہے واصل ہونا خدائے پاک کو

فالزم متابعة النبي صلعم اولا قولا وفعلا

تو لازم کر متابعت نبی کریم کی پہلے کہنا اپنے بیچ کیا کرنے میں

ظاهرا وباطنا ثم افعل مراقبة وحدة الوجود

کیا ظاہر میں کیا باطن میں پھر کر مراقبہ وحدت وجود کا

ثانيا التي هي عبارة معنى الكلمة الطيبة ولا

بعد اسکے مراقبہ صرف سوچنا معنی کلمہ طیبہ کا ہے

اشتراط الوضوء وان وجد فهو اولى لتخصيص

ضرورت وضو کے لیکن اگر وضو ہو تو بہتر ہے اور بدون خصوصیت

وقت ومن غير ملاحظة النفس خروجا ودخولا

وقت کے اور بلا لحاظ سانس کے کہ اندر جاتی ہے یا باہر آتی ہے

وَلَا مِنْ مُلَاحَظَةِ حُرُوفِ الْكَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ

اور بغیر لحاظ حروف کلمہ طیبہ کے

بَلْ لَا يُلَاحِظُ اِلَّا الْمَعْنٰى فَقَطْ فِيْ كُلِّ حَالٍ قَائِمًا

بلکہ صرف معنوں کا ہی خیال رکھا جاوے ہر حالت میں خواہ کھڑا ہووے

اَوْ قَاعِدًا اَوْ مَاشِيًا اَوْ مُضْطَجِعًا اَوْ مُتَّكِئًا اَوْ

یا بیٹھا یا چلتا یا لیٹا ہوا یا ٹیکا یا

سَاكِنًا اَوْ سَائِرًا اَوْ اٰكِلًا اَوْ شَارِبًا وَطَرِيْقُ الْمُرَاقَبَةِ

ٹھہرا ہوا یا پیتا یا کھاتا اور طریق مراقبہ کا

اَنْ تَنْفِيَ اِنِّيَّتَكَ اَوَّلًا وَالْاِنِّيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ

یہ ہے کہ دور کر تو انیت اپنے کو پہلے پہل اور انیت سے مراد ہے

اَنْ يَكُوْنَ حَقِيْقَتُكَ وَبَاطِنُكَ عَنْ غَيْرِ الْحَقِّ

کہ اپنی حقیقت اور باطن کو غیر خدا سے پاک کا

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَلَا تَنْفِيْ اِلَّا هٰذِهِ الْاِنِّيَّةَ وَ

جانے اور سوا اسکے اور کچھ دور نہیں کرنا اور حتی کہ

حَتّٰى لَا يَبْقٰى اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ قُلْتَ اِذَا كَانَ الْوُجُوْدُ

نہ رہے سوائے اللہ کے پس اگر سمجھے ہر شے ہو کہ جب وجود ایک

وَاحِدًا اَنْ كَانَ الْغَيْرُ لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ فَاَيُّ شَيْءٍ اَنْفِيْ

ہی وجود ہے اور غیر اسکا کوئی موجود نہیں تو کس چیز کو دور کروں

وَاَيُّ شَيْءٍ اُثْبِتُ قُلْتُ وَهْمُ الْغَيْرِيَّةِ وَالْاِثْنَيْنِيَّةِ

اور کس چیز کو ثابت کروں تو میں بتلاتا ہوں کہ وہم غیریت اور دوئی کو

ولا من ملاحظة حروف الكلمة الطيبة

اور بغیر لحاظ حروف کلمہ طیبہ کے

بل لا يلاحظ الا المعنى فقط في كل حال قائما

بلکہ صرف معنون کا ہی خیال رکھنا چاہیے ہر حالت میں خواہ کھڑا ہووے

او قاعدا او ماشيا او مضطجعا او متحركا او

یا بیٹھا یا چلتا یا لیٹا ہوا یا ہلتا یا

ساكنا او سائرا او آكلا وطريق المراقبة

ٹھہرا ہوا یا چلتا یا کھاتا اور طریق مراقبہ کا

ان تنفي انيتك اولا والانية عبارة عن

یہ ہے کہ دور کر تو انیت اپنے کو پہلے اور انیت نام ہے [illegible]

ان يكون حقيقتك وباطنك غير الحق

کہ ہوئی حقیقت اور باطن کو غیر خدائے پاک کا

سبحانه وتعالى ولا ينفي الانية الا هذه

[illegible] اور سوا اسکے اور کچھ دور نہیں کرتا اور [illegible]

[illegible] لا اله الا الله فان قلت اذا كان الوجود

[illegible] لا اله کے معنی اگر سمجھے [illegible]

[illegible] لغير الحق [illegible] بموجود فاي شيء انفي

[illegible] اور غیر اسکا کوئی موجود نہیں تو کس چیز کو دور کروں

واي شيء يثبت [illegible] الغيرية والاثنينية

اور کس چیز کو ثابت کروں تو میں بتلاتا ہوں کہ وہم غیریت اور دوئی کو

اور سمجھنو سی لاچار ہتی اور اگر کسی کو علم سی بہرہ ہتی تو معانی غلط اور مشابیز
بےربط سے خراب کرتے تھے اور اکثر الفاظ کو الٹے اور گھٹنی سے نوبت
بکفر پہونچتی تہی محمد رکن الدین سمجل نے باوصفیکہ کچھہ
علم نہیں رکہتا علی الخصوص اس علم سے بالکل بے بہرہ ہے اور اگر کچھہ
سنی سنائے یا پڑہے پڑہائے باتیں یا بیان تو صرف وہ قائل ہیں کہ
اس علم کو مشاہدہ والی چاہیئے کچھہ کچھہ صحیح کر کے عبارت صاف اردو
ہندی میں ترجمہ کیا اور بعض ایسی جگہہ پر کچھہ لو اور حسب فہم ناقص
اپنے کے لکہے مگر پہر بہی جیسا کہ چاہیئے تہا ویسا درست نہیں ہوا کیونکہ
واسطے تحقیقات مسائل اسکے کتب مطولہ علم الہیات و رسائل
معتبرہ علم توحید و تصوف درکار تہی سو آگکے کہاں کتابیں اور رسالونکا
تو کیا ذکر یہہ اصل نسخہ بہی نہیں ملتا تہا جسطرح جلدی جلدی بن پڑا
طبع درست ہو سکا لیا گیا اور منقول عنہ بہی ہاتہ نہ آیا تہا لیکن یقین ہے
کہ یہہ رسالہ پہر بہی ہزاروں رسالونکی قیمتی سے جو لوگوں کے پاس نسخے
صحیح اور بہتر ہوگا اور سب سے زیادہ فائدہ بخشیگا۔ اللہم عزۃ مصنفہا
ومصححہا وشارحہا وکاتبہا لمن ہی فی طبعہا والمرید لہا بحق النبی
الرسول علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام الی یوم القیام ۱۲ھ

(راقم الحروف کمترین سلطان علی)

# اعلان




واضح ہو کہ بندہ کی دکان میں عربی انگریزی اردو فا

اور طبابت و نجوم اور ناٹک وغیرہ ہر قسم کی کتب

موجود ہیں اور قرآن شریف بمبئی و کانپوری عمدہ

عمدہ بھی ہیں لہذا جس صاحب کو ضرورت ہو منگا

قیمت بہت رعایت سے لیجاویگی

المشتہر

عبداللہ کتب فروش نزد اچوپیہ دکان شہار لور

| Date | No. |
| --- | --- |